سیکس ایجوکیشن: ممتاز عالم دین جناب جاوید احمد غامدی کی نظر میں

پہلا سوال: سیکس کا تفریح کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ اسلام میں سیکس کی کیا اہمیت ہے۔ کیا یہ فرائض میں شامل ہے یا پھر تفریح میں ان کا شمار ہوتا ہے؟

جاوید احمد غامدی: جواب: انسانی فطرت میں جو جبلتیں رکھی گئی ہیں، ان میں سے سیکس بھی ایک جبلت ہے۔ اسلام اسے چند حدود کا پابند کرتا ہے۔ جن حدود کا وہ اسے پابند کرتا ہے، وہ آپ کو بھی معلوم ہیں اور مجھے بھی۔ اس میں ظاہر ہے کہ سب سے اہم چیز لذت اندوزی ہے۔ لہٰذا جب بھی انسان کے اندر جنسی جذبات پیدا ہوں گے، لذت اندوزی کے لیے پیدا ہوں گے، اسلام نے ان چند چیزوں کے سوا اس پر کوئی پابندی نہیں لگائی، لہٰذا ہر شخص حدود میں رہتے ہوئے حظ اٹھا سکتا ہے۔ جب آپ کسی خاتون کو بیاہ کر لے آتے ہیں تو پھر یہ اس کا حق بن جاتا ہے اور اگر یہ حق ادا نہ کیا جائے تو یہ کافی وجہ ہے کہ کوئی خاتون علیحدگی اختیار کر لے۔ اسی سے آپ اس کی اہمیت کا اندازہ کر سکتے ہیں۔

دوسرا سوال: سیکس ایجوکیشن کے بارے میں آپ کا نقطہء نظر کیا ہے۔ ایک تاثر یہ ہے کہ اس کے بغیر معاشرے میں گھٹن اور منفی اثرات نے جنم لیا ہے؟

جاوید احمد غامدی: جواب: میرے خیال میں سیکس کی تعلیم ضرور ہونی چاہیے، لیکن اس کے لیے موزوں عمر کا انتخاب بھی ضروری ہے۔ جنسی تعلیم نہ ہونے کے نتیجے میں ہمارے ہاں نوجوانوں میں بہت سے جنسی امراض اور نفسیاتی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ صحیح جنسی تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے وہ خود تجربات کرتے ہیں اور بعض اوقات عطائیوں کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں، اس لیے جنسی تعلیم بے حد ضروری ہے۔

تیسرا سوال: سیکس کے لیے عمر، جگہ اور طریقہء کار کیا ہونا چاہیے؟

جاوید احمد غامدی: جواب: اس کے لیے مناسب جگہ سکول اور موزوں عمر وہ ہے جب ایک لڑکا یا لڑکی بلوغت کی سطح پر پہنچ رہے ہوتے ہیں۔ اساتذہ اگر اچھے اسلوب میں یہ تعلیم دیں تو میرا خیال ہے کہ اس کے بہت ہی خوش گوار اثرات مرتب ہوں گے۔ ہمارے لیے یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ ہمارا جو قدیم نصاب ہے، اس میں لوگ دو چیزیں لازماً پڑھتے تھے۔ ایک معاشرت سے متعلق ضروری فقہ، اس میں کم و بیش جنس کے متعلق تمام مسائل زیر بحث آ جاتے تھے۔ دوسرے شیخ

PAKEAGLE.COM

سعدی کی کتب۔ان کی معروف کتاب گلستان ہمارے ہاں ابتدائی نصاب کا حصہ رہی ہے۔اس کا باب پنجم اسی موضوع یعنی "درعشق وجوانی" پر مشتمل ہے۔یہ تاثر قطعی درست نہیں کہ جنسی تعلیم پر مغرب اصرار کررہا ہے۔ہم اس معاملہ میں ان سے بہت آگے ہیں اور ہماری تہذیب کا کمال یہ ہے کہ ہم نے فقہ میں اس کو دین اور شیخ سعدی کے حوالے سے ادب و اخلاق بنا کر پیش کر دیا ہے۔اس طرح سے اس کے اندر جو غلاظت تھی،وہ نکال کر باہر رکھ دی،اور ہمارا ہزار سال کا تجربہ بتا تا ہے کہ اس اسلوب میں تعلیم دینے سے سوسائٹی پر کوئی برا اثر مرتب نہیں ہوتا۔

PAKEAGLE.COM